جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قانون دان بھی قانون ساز بھی

مُفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریکِ فکرِ اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قانون دان بھی قانون ساز بھی

مُفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریک فکر اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر۲

نام کتاب: پیغمبرِ خدا ﷺ قانون دان بھی، قانون ساز بھی
مصنف: مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تحقیق و تخریج: مولانا محمد مزمل رضا قادری عطاری
کمپوزنگ: محمد نعیم رضا قادری رضوی
ضخامت: ۴۸ صفحات
سن اشاعت: نومبر ۲۰۱۳ء
ہدیہ:
ناشر: تحریکِ فکرِ اسلام (پاکستان)

نوٹ: بیرون شہر سے منگوانے کے لیے 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتہ

تحریکِ فکرِ اسلام لاہور پاکستان

صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بیری والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور (فون نمبر 0321-4145624)

emailaddress:fikre_islam@yahoo.com

تذکرۂ فقیہ اعظم ہند

چودہویں صدی ہجری کے اواخر اور پندرہویں صدی ہجری کے اوائل میں برصغیر ہندوپاک کے سپہر علم وفضل پر جوقد آور، مقتدر اور باوقار و باعظمت شخصیتیں مہر و ماہ بن کر ضوفگن ہوئیں اور اپنے انوار وتجلیات سے ایک عالم کو منور ومجلی کیا ان میں فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا نام نامی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ آفاقی فکرونظر کے حامل پُرعزم، حرکت وعمل کی چلتی پھرتی تصویر اور جہد مسلسل، سعی پیہم، اخلاص ووفا کے پیکر جمیل، علم وحکمت کے بحر بے کراں، عمل وکردار کے سیل رواں اور گوناگوں فضائل وکمالات کے جامع کامل تھے۔

آپ کی ولادت 1340ھ/ 1921ء میں ضلع اعظم گڑھ (حال ضلع مئو) کے نہایت مشہور ومعروف اور مردم خیز خطہ قصبہ گھوسی کے محلّہ کریم الدین پور میں ہوئی۔ محلّہ باغیچہ قصبہ گھوسی کے مقامی مکتب میں آپ نے ناظرہ قرآن شریف کی تعلیم حاصل کی اور صدرالشریعہ علامہ مفتی امجد علی رضوی اعظمی کے منجھلے بھائی حکیم احمد علی علیہما الرحمہ سے گلستان بوستان پڑھی، بڑے ہی شوق دلچسپی اور لگن کے ساتھ یہ تعلیم حاصل کی۔ ابتداء ہی سے آپ کے دل میں یہ امنگ اور جذبہ کارفرما تھا کہ کسی بڑی درس گاہ میں داخلہ لے کر جلیل القدر اساتذہ اور ماہرین علوم وفنون سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں، چنانچہ اسی تمنا اور لگن کے زیر اثر آپ نے 10 شوال المکرّم 1353ھ/ 1934ء کو دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔

واضح رہے کہ اس سے ایک سال قبل 29 شوال 1352ھ قصبہ مبارک پور کا بخت خوابیدہ بیدار ہوا، اور وہاں کی مبارک سرزمین کو صدرالشریعہ کے عزیز ترین شاگرد، حافظ ملت، ابوالفیض علامہ شاہ عبدالعزیز محدث آبادی ثم مبارک پوری کی قدم بوسی نصیب ہوئی کہ جن کی نگاہ کیمیا اثر نے اس قصبہ کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی۔ صدالشریعہ کے حکم پر حافظ ملت کے مبارک پور آنے کی خوشخبری جوں ہی نسیم سحر کی طرح ضلع اعظم گڑھ اور اطراف وجوانب میں پھیلی تشنگانِ علوم نبویہ کے قافلے کشاں کشاں مبارک پور کی سرزمین کی طرف بڑھنے لگے۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ ان سابقین اولین میں سے ہیں، جو حافظ ملت قدس سرہ کے مبارک پور آنے کے ایک سال بعد ہی صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے ہمراہ آپ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہیں آپ نے حافظ ملت کے زیر سایہ رہ کر آٹھ سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس دوران آپ نے فارسی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ابتدائی عربی سے لے کر صدرا، حمد اللہ ہدایہ اور ترمذی شریف تک کتابیں بڑی محنت، عرق ریزی اور جاں سوزی کے ساتھ پڑھیں، اور حافظ ملت کے فیضان علم سے آپ کا سینہ موجزن ہونے لگا۔

محرم الحرام 1361ھ/ 1942ء میں سات آٹھ ماہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ اندرکوٹ میرٹھ کے بھی

آپ طالب علم رہے، یہاں آپ نے صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی علی گڑھ ثم میرٹھی سے حاشیہ عبدالغفور اور شمس بازغہ وغیرہ اور خیر الاذکیا، حضرت مولانا غلام یزدانی اعظمی سے خیالی وقاضی مبارک وغیرہ اہم کتابوں کا درس لیا۔

شوال 1361ھ/1942ء میں آپ مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی، محلہ بہاری پور، بریلی شریف پہنچے جہاں ابوالفضل حضرت علامہ سردار احمد گورداس پوری ثم لائل پوری (فیصل آباد) محدث اعظم پاکستان سے آپ نے صحاح ستہ حرفاً حرفاً پڑھ کر دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور 15 شعبان 1362ھ/1943ء کو درس نظامی سے آپ کی فراغت ہوئی، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی، مفتی اعظم مولانا مصطفٰے رضا قادری نوری اور دیگر اجلہ علماء مشائخ اہل سنت نے اپنے مقدس ہاتھوں سے دستارِ فضیلت اور جبہ سے نوازا اور اسی مبارک ومسعود موقع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے غایت کرم سے مدرسے کی عام سند کے علاوہ اپنی سند خاص سے بھی سرفراز فرمایا۔

اساتذہ کرام میں جن حضرات کی تعلیم وتربیت کا آپ کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔ ان میں حافظ ملت ابوالفیض مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی بانی الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور اور محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا سردار احمد قادری رضوی بانی مظہر اسلام بریلی شریف وجامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور، فیصل آباد پاکستان سرفہرست ہیں، خصوصیت کے ساتھ آپ نے حافظ ملت سے سب سے زیادہ فیض پایا۔ اسی لیے حافظ ملت سے آپ کو غایت درجہ قلبی الفت ومحبت اور والہانہ عشق وعقیدت تھی۔

درس نظامی کے علاوہ فتویٰ نویسی کی تعلیم وتمرین ایک سال سے زائد حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ سے حاصل کی اور حضور مفتی اعظم قدس سرہ کی بارگاہ میں گیارہ سال رہ کر فتویٰ نویسی سیکھی یہاں تک کہ ایک معتمد ومستند مفتی اور فقیہ کی حیثیت سے آپ کی ذات گرامی برصغیر ہندوپاک میں معروف ومشہور ہوگئی اور ''نائب مفتی اعظم ہند'' کے لقب سے آپ کو علمی حلقوں میں یاد کیا جانے لگا۔

ماہر فن اور جلیل القدر اساتذہ کرام سے اکتساب کرنے کے بعد حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نے تقریباً پینتیس سال تک نہایت ذمہ داری کے ساتھ بڑی عرق ریزی وجاں سوزی اور کمالِ مہارت کے ساتھ ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں، ہر فن کی مشکل سے مشکل ترین کتابیں پڑھائیں، برس ہا برس تک دورۂ حدیث بھی پڑھاتے رہے۔ اور اخیر میں درس تدریس کا مشغلہ چھوڑ کر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شعبۂ افتا کی مسند صدارت پر متمکن ہوکر چوبیس برس تک رشد وہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ کی درس گاہِ فیض سے شعور وآگہی کی دولت حاصل کرنے والے طلبہ اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا شمار تقریباً ناممکن ہے۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام پیش خدمت ہیں جو اس وقت جماعت اہل

سنت و جماعت کے نامور علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔

☆ خواجہ مظفر حسین رضوی پورنوی ☆ قاضی عبدالرحیم بستوی بریلی شریف
☆ مفتی محمد نظام الدین رضوی ☆ مولانا حافظ عبدالحق رضوی
☆ مفتی معراج احمد قادری ☆ مفتی بدر عالم فیض آبادی
☆ مفتی محمد نسیم مصباحی ☆ مولانا افتخار احمد قادری
☆ علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی ☆ مولانا یٰسین اختر مصباحی

مولانا عبدالمبین نعمانی اور مولانا بدرالقادری مصباحی نے سیکڑوں بار سیکڑوں مباحث و مسائل میں آپ سے استفادہ کیا۔ اسی اعتبار سے مذکورہ ارکان بھی آپ کے تلامذہ کی صف میں شمار کیے جاتے ہیں۔

دارالعلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور کے ایک جلسہ منعقدہ 1359ء میں صدرالشریعہ علامہ شاہ محمد امجد علی قادری رضوی اعظمی خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی مبارک پور تشریف لائے تو بغیر کسی ترغیب و تحریک کے آپ انہیں سے بیعت ہوئے آپ حضرت صدر الشریعہ کے سابقین اولین مریدوں میں سے ہیں۔ شوال 1367ھ/1948ء کو دوسرے سفر حج و زیارت کے موقع پر صدر الشریعہ قدس سرہ نے آپ کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت دی اور بریلی شریف کے قیام کے زمانے میں حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری، بریلوی خلف اصغر مجدد اسلام امام احمد رضا قادری قدس سرہما نے 17 رمضان المبارک 1381ھ کو "**النور والبہا**" میں مذکورہ پچیس سلاسل قرآن و حدیث و سلاسل اولیاء کی تحریری اجازت کے ساتھ سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی علاوہ ازیں شوال 1383ھ میں مفتی اعظم نے "**الاجازات المتینہ**" میں درج تمام سلاسل کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ اور حضور احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن علیہ الرحمہ سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے عرس قاسمی 1404ھ کے موقع پر بلا طلب اپنے خاندان کے تمام سلاسل جدیدہ کی اجازت عطا فرمائی اور دستار بندی فرمائی۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی حیات طیبہ تک آپ جلد کسی کو مرید نہیں فرماتے تھے۔ جو طالب آتا اسے مفتی اعظم یا حافظ ملت سے مرید کرا دیتے۔ ان بزرگوں کے وصال کے بعد بھی جب کوئی بہت اصرار کرتا تو بیعت فرماتے یہی حال خلافت کا تھا۔ اسی لیے آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔

آپ کو اپنے اساتذہ و مشائخ سے سلاسلِ قرآن و حدیث، سلاسل طریقت اور اوراد و وظائف کی اجازتیں حاصل تھیں، جن کی تفصیل خود آپ کے تحریر کردہ مقالہ بعنوان "اجازت و اسانید" مطبوعہ معارف شارح بخاری، صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۹ میں موجود ہے۔ اتنی اجازتیں آپ کے معاصرین میں شاید باید چند علماء کو حاصل ہوں۔ اس طرح آپ کی ذات ان تمام سلاسل کی سنگم اور مجمع البحار تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ہند و بیرون ہند

کے بہت سے علماء ومشائخ نے آپ سے اجازتیں لیں، اور آپ نے طالب کے ظرف کے مطابق قرآن وحدیث وفقہ اور دیگر سلاسل کی اجازتیں عطا کیں۔

حرمین شریفین کی حاضری اور فریضۂ حج کی ادائیگی دونوں جہان کی برکتوں اور سعادتوں کا ذریعہ ہے۔ حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار دیارِ حرم کی آبلہ پائی فرمائی۔ ذوالحجہ 1405ھ/ ستمبر 1985ء میں آپ نے پہلا حج فرمایا، بمبئی سے جدہ کے لیے پرواز کرنے میں جانشین سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی مارہروی، مولانا خلیل احمد پٹھان، (ماہم شریف، ممبئی) قاری تراب علی رضوی (منارہ مسجد، ممبئی) ایک ہی ہوائی جہاز سے حضرت شارح بخاری کے ہم سفر تھے............دوسرا حج 1418ھ/ 1997ء میں فرمایا۔ ایک عمرہ کا سفر 1996ء میں اور دوسرا عمرہ رمضان المبارک 1418ھ جنوری 1998ء میں دوسرے سفر حج سے پہلے کیا۔

حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے متبحر اساتذہ کرام سے بڑے شوق، محنت اور دلچسپی سے اکتساب علم کیا اور جملہ علوم وفنون متداولہ میں مہارت تامہ حاصل کی، درسی کتابوں کے علاوہ بے شمار علمی، فنی اور مذہبی کتابوں کا گہرا مطالعہ کیا، یہاں تک کہ آپ کی ذات علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ کی بحر بیکراں بن گئی، آپ نے علم وفن کی ہر وادی میں قدم رکھا اور فکر وآگہی کے ہر میدان کو سر کیا، شعور معرفت کے ہر چشمے سے سیرابی حاصل کی یہاں تک کہ اپنے ہم عصر علماء میں آپ کو نمایاں مقام حاصل ہو گیا اور عوام تو عوام، خواص بھی اپنے پیچیدہ لاینحل مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے، اور ماضی قریب میں تو آپ جیسا گوناگوں فضائل وکمالات کا حامل اور ہمہ جہت خوبیوں کا مالک اہل علم کی انجمن میں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء

یوں تو حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مروجہ علوم وفنون میں ید طولیٰ حاصل تھا مگر فقہ وافتاء میں آپ کو جو نمایاں اور امتیازی مقام حاصل تھا اس کی نظیر عہد حاضر میں نہیں آتی۔ یہ بات حقائق مسلمہ میں سے ہے کہ فتویٰ نویسی کے لیے صرف علوم اسلامیہ اور فنون دینیہ میں مہارت کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کسی ماہر تجربہ کار فقیہ ومفتی کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہ کرنا اور اپنے تحریر کردہ فتاویٰ کو سنا کر اصلاح لینا ضروری ہے اس طرح اس کو بڑی حد تک طب سے مشابہت ہے جو صرف پڑھ لینے اور مطالعہ کر لینے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ کسی طبیب حاذق کے مطب میں باضابطہ مشق وممارست ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

شعبان 1366ھ/ 1947ء سے شوال 1367ھ/ اگست 1948ء تک مسلسل چودہ مہینے آپ نے اپنے وطن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمہ سے مختلف انداز سے فقہی استفادہ اور فتویٰ نویسی کی مشق کی۔ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے زمانۂ تدریس

ازشوال 1375ھ/1956ء تا 1387ھ/1967ء گیارہ سال، دوماہ، تین دن کی طویل مدت میں آپ نے مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے ہزاروں بار، ہزاروں مسائل میں علمی استفادہ کیا اور فتویٰ نویسی کی بھرپور مشق وتمرین کی۔ اور جلد ہی اپنی خداداد قابلیت ولیاقت، ذہانت وذکاوت، مطالعہ کے ذوق وشوق کی بنا پر حضرت مفتی اعظم کے معتمد بن گئے اور عوام وخواص میں ''نائب مفتی اعظم ہند'' کے لقب سے مشہور ہو گئے......

......فقہ وافتاء کے میدان میں امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کے تلامذہ وخلفاء میں صدر الشریعہ اور مفتی اعظم علیہما الرحمہ کو جو امتیازی شان حاصل ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں، امام احمد رضا نے ان دونوں حضرات کو پورے متحدہ ہندوستان کا قاضی ومفتی مقرر کیا تھا جس سے قضا وافتا میں ان کی جامعیت اور تفوق کی واضح نشان دہی ہوتی ہے۔ ایسے دو عظیم ترین فقہا ومفتیان کرام کے نظر کردہ وپروردہ معتمد مفتی حضرت شارح بخاری کی فقہی وفنی حیثیت روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔

تقریباً پچیس ہزار فتاویٰ آپ نے بریلی شریف میں قیام کے دوران تحریر فرمائے اور زبانی طور پر عوام وخواص کو ہزاروں مسائل سے روشناس کیا اور یہ سلسلہ ان سبھی مدراس اہل سنت کے زمانہ تدریس میں جاری رہا جہاں آپ مختلف اوقات میں استاذ کی حیثیت سے پہنچتے رہے۔ لیکن ذوالحجہ 1396ھ/1976ء سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور تشریف لانے کے بعد صرف افتاء کی خدمت آپ کے سپرد تھی، کئی معاون مفتی آپ کی سرپرستی ونگرانی میں آپ کے شعبۂ افتاء میں تھے اور صدر شعبۂ افتاء کی حیثیت سے آپ فتاویٰ کی اصلاح وتصدیق فرماتے۔ اور خود بھی برجستہ فتاویٰ املا کراتے۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں قیام کے دوران آپ کے لکھے ہوئے فتاویٰ تقریباً ساٹھ ہزار ہیں۔

انہیں خصوصیات وامتیازات اور فقہ وافتاء میں نصف صدی کی مشق وممارست، تجربہ ومہارت، نظر دقیق وفکر عمیق، اور نیابت مفتی اعظم ہند نے پندرہویں صدی ہجری کے ربع اول اور بیسویں صدی عیسوی کے ربع آخر میں شارح بخاری کو ''مرجع الفتاویٰ'' کے منصب رفیع پر فائز کر دیا۔

ماضی کے اکابر علماء اہل سنت میں شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ہدایت رسول قادری برکاتی رام پوری ثم لکھنوی، مناظر اہل سنت مولانا حشمت علی لکھنوی ثم پیلی بھیتی، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی، اجمل العلماء مفتی شاہ محمد اجمل حسین سنبھلی ردو مناظرہ کے مرد میدان تھے اور ماضی قریب میں شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان ان شیران اسلام کی یادگار اور ان کے پرچم کے علمبردار تھے۔

یوں تو تدریس، افتاء اور تصنیف سب کے سب بہت اہم کام ہیں مگر بعض وجوہ کی بنا پر مناظرہ ان سب سے مختلف ایک جان گداز اور دل سوز عمل ہے۔ مناظر مناظرہ سے پہلے موضوع کے متعلق موافق ومخالف دلائل وشواہد اور ابحاث ذہن میں بٹھالیتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بحث اسی دائرہ میں محدود رہے۔ موضوع

اور اس کے دلائل کے متعلق کوئی بھی سوال اٹھ سکتا ہے اور بحث چھڑ سکتی ہے۔ اس لیے اس میں منقولات و معقولات میں تبحر، اسلامی وعربی علوم وفنون پر عبور، تاریخ واحوال زمانہ سے آگہی، حریف ومدمقابل کی شاطرانہ چالوں سے باخبری، اس کی کمزوری پر نظر، تحقیقی والزامی جواب، حملہ ودفاع کا بروقت فیصلہ، اور استحضارِ علمی وتیقظ قلبی جیسے اوصاف کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ نہ صرف ان اوصاف کے ساتھ متصف تھے بلکہ ان میں کمال ومہارت رکھتے تھے۔

آپ نے بہت مناظروں میں مختلف حیثیتوں سے شرکت فرمائی، کہیں مناظر اہل سنت کا علمی تعاون کیا، کہیں خود مناظرہ کیا، کہیں مناظرہ کی صدارت کی اور ہر جگہ نمایاں کردار پیش کیا۔

تقریر وخطابت کی سحر انگیزی اور سرعت تاثیر ساری دنیا میں مسلم ہے خود حدیث نبوی میں بھی اس صفت کا بیان موجود ہے۔ خالق لم یزل نے حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو دیگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ تقریر وتبلیغ اور وعظ وخطابت کی دولت سے بھی نوازا تھا۔ بحیثیت مقرر مدت دراز سے آپ ملک کے بے شمار شہروں کا دورہ کرتے رہے، مفتی اعظم قدس سرہ کی معیت میں بھی سیکڑوں بار ہندوستان کے مختلف علاقوں میں جا کر تقریر وتبلیغ کی۔ لاکھوں افراد آپ کی تقریر سے متاثر اور بہت سے لوگ معاصی ومنکرات سے تائب ہوئے آپ کی تقریریں پُر مغز، پُر درد، موثر، دل پذیر اور پتھر کو موم بنانے والی تھیں۔ جس موضوع پر بولتے بہت جلد اس کے تمام ضروری گوشوں کا احاطہ کر کے ان پر بھرپور روشنی ڈالتے، قرآن وحدیث، اقوال صحابہ وتابعین اور آثار سلف سے استدلال فرماتے۔ اور کمال یہ ہے کہ اہم سے اہم اور پیچیدہ سے پیچیدہ عنوان پر برجستہ تقریر کرتے اور اس سے متعلق ایسی معلومات پیش کرتے کہ عوام تو عوام، خواص بھی انگشت بدنداں نظر آتے۔

عہد طالب علمی ہی سے آپ کو لکھنے کا شوق تھا، زمانۂ طالب علمی کی مشاقی فارغ ہونے کے بعد اوج کمال تک پہنچ گئی، زمانہ تدریس میں تدریس وافتاء کی گراں بار ذمہ داریوں کے ساتھ آپ قرطاس وقلم کا بھی پورا حق ادا کرتے رہے۔ تحریر وتصنیف کا یہ سلسلہ نصف صدی کو محیط ہے۔ اس عرصے میں آپ کے قلم سیال سے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں معرض وجود میں آئیں، آپ کی قیمتی، پُر مغز اور جامع تحریریں دبدبہ سکندری رام پور، نوری کرن بریلی شریف، پاسبان الٰہ آباد، جام کوثر کلکتہ، استقامت، کانپور، اشرفیہ مبارکپور، رفاقت پٹنہ، حجاز جدید دہلی وغیرہ مشہور رسائل وجرائد میں چھپ کر مقبول خاص وعام ہو چکی ہیں۔ آپ کے قلم میں کلکِ رضا کی حمایت حق واستیصال باطل کی جلوہ آرائی وکارفرمائی ہوتی ہے۔ درج ذیل کتابیں آپ کے اشہب قلم کی نتیجہ ہیں۔ (1) نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری (۹ جلدیں) (2) اشرف السیر (3) اسلام اور چاند کا سفر (4) اشک رواں (5) السراج الکامل (6) تحقیقات (۲ جلدیں) (6) اثبات ایصالِ ثواب (7) سنی دیوبندی اختلاف کا منصفانہ جائزہ (8) مقالات امجدی (9) روداد مناظرہ بنارس (حواشی) (10) فتنوں کی

سرزمین کون، نجد یا عراق؟ (11) مفتی اعظم اپنے فضل وکمال کے آئینے میں (12) حواشی فتاویٰ امجدیہ (13) اذان خطبہ (افادات) (14) تنقید برمحل (افادات) (15) مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا (16) مجموعہ فتاویٰ (زیر ترتیب) (17) مقالات شارح بخاری (۳ جلدیں)

گوناگوں اوصاف وکمالات اور فضائل ومحاسن کی جامعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاضر جوابی کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ مخاطب کی بات سنتے ہی نہایت برق رفتاری کے ساتھ اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کر لیتے اور پھر برجستہ ایسا جواب عنایت فرماتے کہ اگر وہ معاند اور ہٹ دھرم ہے تو لاجواب ہو کر خاموش ہو جاتا ورنہ مطمئن ہو کر واپس جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ کے ہمراہ جونا گڑھ کاٹھیاواڑ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے اسی سفر کی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اسی سفر میں جونا گڑھ کے ایک شیعہ نے حضرت (مفتی اعظم قدس سرہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث قرطاس لے کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نکتہ چینی شروع کر دی۔ حضرت نے پہلے اس کو ڈانٹا کہ تمیز سے بات کرو ہم حضرت فاروق اعظم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرطاس کس سے مانگا تھا؟ اس نے کہا: حاضرین سے۔ میں نے کہا مریض جب کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کو مہیا کرنا گھر والوں کا فرض ہوتا ہے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر پہلے یہ فرض عائد تھا کہ قرطاس حاضر کرتے۔ انہوں نے کیوں نہیں حاضر کیا؟ اور اگر یہ جرم ہے تو تمہارے اعتراض اور نکتہ چینی کے مطابق اس کے سب سے بڑے مجرم حضرت علی، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ اس پر اس کی بولتی بند ہوگئی اور پھر اُٹھ کر چلا گیا''۔

حق گوئی اور بے باکی، ایک داعی، مبلغ، مصلح، مُرشد، عالم دین اور مومن کامل کی صفات لازمہ سے ہیں۔ حق تعالیٰ نے یہ وصف بھی آپ کی ذات میں خوب ودیعت فرمایا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ شرع مطہر کے خلاف کوئی بات دیکھتے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی انجام دہی میں کوئی لچک اور نرمی روا نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی کی رعایت فرماتے۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کی ذات گرامی کتاب وسنت کی پیروی، سلف صالحین کا اتباع، عشق رسالت پناہی ومحبت اولیاء اللہ، احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت ہے۔ آپ نے پوری زندگی مذاہب باطلہ اور افکار فاسدہ کے خلاف قلمی ولسانی جہاد فرمایا، اور توحید خداوندی وعشق نبوی کا درس دیا۔ انہیں اوصاف ومحاسن کی بنا پر حضرت شارح بخاری کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے والہانہ لگاؤ تھا وہ اپنے آپ کو مخالفین ومعاندین، اعداء وحاسدین کے تیر ونشتر کا نشانہ بنانا تو گوارہ کر لیتے مگر فکر رضا کے خلاف منظر عام پر آنے والی کسی چھوٹی سے چھوٹی تحریک اور مہم کو برداشت نہیں کرتے، اس طرح کا کوئی بھی

موقع رہا ہو، دیکھنے میں یہی آیا کہ سب سے پہلے آپ ہی خرمن باطل پر برق تپاں بن کر گرے ہیں اور اپنی تحریر وتقریر کے شعلوں سے اس کو خاکستر بنایا ہے، آپ کی تقریروں کے علاوہ تحریروں میں بھی اس کے جلوے جا بجا نظر آتے ہیں تحقیقات، فتنوں کی سرزمین، کون؟ منصفانہ جائزہ، امام احمد رضا اور مسئلہ تکفیر، اذان خطبہ، تنقید برمحل، اشرف السیر اور آپ کے بے شمار فتاویٰ اسی سلسلۃ الذہب کی انمول کڑیاں ہیں۔

شارح بخاری کے ہمہ جہت علمی کمالات ومحاسن، دینی وملی کارناموں، فقہ وافتاء میں ذروہ اختصاص تک پہنچے اور اقران ومعاصرین پر فائق ہونے کی بنا پر ہند وپاک کے علماء دین ومفتیان شرع متین پر آپ کی سیادت وریاست سب کے نزدیک مسلم تھی، اسی لیے بعض اہل علم نے آپ کے لیے ''فقیہ اعظم ہند'' کے خطاب کی تجویز رکھی ان میں سرفہرست حضرت مولانا ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی پرنسپل اجمل خاں طبیہ کالج دہلی ہیں، جس کی تائید رئیس القلم علامہ ارشد القادری بانی جامعہ نظام الدین دہلی، علامہ یٰسین اختر مصباحی بانی دارالقلم دہلی اور مفتی محمد میاں ثمر دہلوی جیسے سربرآوردہ علمائے اہل سنت نے کی۔ پھر عرس قاسمی 1420ھ /1999ء کے مبارک ومسعود موقع پر امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے قل سے پہلے علمائے اسلام ومشائخ اسلام کے جم غفیر میں اس کا اعلان فرمایا، اعلان سنتے ہی ''فقیہ اعظم ہند''، ''شارح بخاری'' کے نعروں سے ساری فضا گونج اٹھی۔

6 صفر 1421ھ / مئی 2000ء بروز جمعرات آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ میں نماز فجر اور وظائف ومعمولات کی ادائیگی کے بعد دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے پانچ بج کر چالیس منٹ پر اچانک اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کیا، اور یہ علم وفن کا راز داں اور استقامت وثابت قدمی کا کوہ ہمالہ ہمیشہ کے لیے آغوش زمین میں محو خواب ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہوجائے گا
یعنی آغوش زمیں میں آسماں سوجائے

''**شارح بخاری حیات اور کارنامے**'' کے نام سے مولانا نفیس احمد مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ) نے ایک مضمون تحریر فرمایا جو ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور کے شارح بخاری نمبر میں طبع ہوا۔ مندرجہ بالا تذکرہ اسی مضمون میں حذف واختصار کر کے ترتیب دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیغمبر خدا

قانون داں بھی قانون ساز بھی

قانون ساز اور قانون دان یہ دو لفظ عرف میں الگ الگ معنی کے لیے آتے ہیں۔ قانون داں کے معنی ہیں۔ قانون جاننے والا جس کی حیثیت صرف قانون کے کلیات و جزئیات کے معتد بہ حصے پر عبور کی ہوتی ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کے اندر اتنی مہارت ضروری ہے کہ وہ ہر نئے پیش آنے والے حادثہ کا حکم قانون کی کلیات یا اس کے مثل و نظیر دوسری جزئی سے قیاس کر کے نکال سکے جس کی مثال وکیل اور بیرسٹر ہیں کہ یہ لوگ صرف قانون داں ہوتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی قابل، ذہین، فطین ہوں یہ لوگ قانون کی دفعات یا اس کی عبارت میں کوئی ادنیٰ ردوبدل نہیں کر سکتے، قانون کے اصطلاحی معنوں میں کوئی تغیر نہیں کر سکتے۔ اگر چہ ان میں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ نئے مقامات کے لیے قانون کی دفعات سے احکام نکال لیتے ہیں اور اسے اپنے دعویٰ کے مطابق کرنے کے لیے ہفتوں، مہینوں بحث و تمحیص کر سکتے ہیں، مگر قانون میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ میں ان کی نظیر علمائے دین ہیں جو شریعت کے اصول و فروع پر حاوی ہوتے ہیں۔ اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ کوئی نیا واقعہ رونما ہو تو اس کا حکم استخراج کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ مسائل شرعیہ پر اعتراض کرنے والوں کو دنداں شکن جواب دے لیتے ہیں، مگر شریعت کے کسی حکم کو بدل نہیں سکتے اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتے اس کے الفاظ کو نیا معنی نہیں پہنا سکتے۔

رہ گیا قانون ساز تو اس لفظ کا اُس با اختیار ہستی پر اطلاق کیا جاتا ہے جو جب چاہے خواہ

باختیار خود یا باذن مختار مطلق قانون کی جس دفعہ کو چاہے منسوخ کردے، اس میں ردوبدل کردے۔ الفاظ کے نئے معنی معین کردے، جن افراد کو چاہے جس قانون سے چاہے مستثنیٰ کردے۔ اس کی ایک مثال ہمارے معاشرے میں شہنشاہ کی ہے کہ وہ اپنی مملکت کا آمر مطلق ہوتا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، جو قانون چاہتا ہے ختم کردیتا ہے جسے چاہتا ہے جس قانون سے چاہتا ہے مستثنیٰ کردیتا ہے۔ دوسری مثال وزیر قانون کی ہے کہ وہ شہنشاہ کے اذن واختیار سے قانون بناتا ہے، اس میں ترمیم وتبدیل کرتا ہے۔

اب جب قانون داں وقانون ساز دونوں الفاظ کے معانی ذہن نشین ہوگئے تو اب آیئے شریعت اسلامیہ کی تاسیس کا ایک تحقیقی جائزہ لیں اور یہ تلاش کریں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی تھی یا یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز بھی تھے۔

(۱) اس بحث کے چند پہلوؤں میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ عزوجل قانون ساز تھے، قرآن شریف کی روشنی میں:

(۲) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں احادیث کی روشنی میں:

(۳) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں شواہد کی روشنی میں:

(٤) اس بارے میں اُمت کا عقیدہ آج سے پہلے کیا رہا اور کیا ہے؟

(۱) آیات قرآن کریم:

آیات قرآن کریم پر اگر کوئی تحقیقی نظر ڈالے تو اسے اس بارے میں صدہا نصوص مل جائیں گی۔ سرسری نظر ڈالنے پر بھی جو نصوص سامنے ہیں وہ کم نہیں۔

آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں، جگہ جگہ ملے گا اللہ عزوجل کی اطاعت کرواور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ جس نے اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وہ فاسق وظالم ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ عزوجل کے مختار مطلق ہونے کے بارے میں کسی مدعی اسلام کوادنیٰ شبہہ نہیں ہوسکتا ہے۔

اس کی شان تو ﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۝ ﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳۰، سورۃ البروج (۸۵)، آیت نمبر ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ''ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا''

اور ﴿ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ۝ ﴾ ہے۔

(القرآن الکریم، پارہ ۶، سورۃ المائدۃ (۵)، آیت نمبر ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ''حکم فرماتا ہے جو چاہے''

اللہ عزوجل کی اطاعت وعصیاں کے موازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم اور عصیاں کی ممانعت اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں مختار وماذون، عطائی وذاتی وجوب وامکان، حدوث وقِدم (قدیم) کا فرق تو ہے مگر واجب الاتباع ومطاع دونوں ہیں۔ اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ جس طرح اللہ عزوجل شریعت میں نسخ، ترمیم، تبدیل، تخصیص، تقیید کرسکتا ہے اس کے اذن سے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ سب اختیار رکھتے ہیں اور یہی معنی قانون ساز کے ہیں۔ ان عمومی ارشادات کے علاوہ آیئے چند خصوصی ارشادات ملاحظہ کریں، ارشاد ہے:

آیت نمبر1

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۳، سورۃ آل عمران (۳)، آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: ''فرمادو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم کو محبوب بنالے گا۔''

اور ہر شخص جانتا ہے کہ اتباع کا یہی مطلب ہے کہ جو حکم دیا جائے اس کو مانا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں اس کا ماننا لازم ہے تو ثابت ہو گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اُمت کو جو چاہیں حکم دیں، یہی قانون ساز کے معنی ہیں اور فرمایا گیا:

آیت نمبر2

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۵، سورۃ النساء (۴)، آیت نمبر ۱۱۵)

ترجمہ: ''حق ظاہر ہو جانے کے بعد جو بھی رسول کے خلاف کرے اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ پکڑے ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ مڑا اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور یہ بُرا ٹھکانہ ہے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف یہی ہے کہ وہ جو فرمائیں نہ مانا جائے اس پر عمل نہ کیا جائے یہ اسی بنا پر ہے کہ ان کا ہر حکم قانون شریعت ہے اور جس کا حکم ہر قانون شریعت ہوتا ہے، وہ قانون ساز ہوتا ہے، صرف قانون داں نہیں اور سنیے سورۃ نور میں ہے:

آیت نمبر3

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۱۸، سورۃ النور (۲۴)، آیت نمبر ۶۳)

ترجمہ: ''جو لوگ رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں وہ ڈریں کہیں ان کو فتنہ نہ آئے یا دردناک عذاب نہ پہنچے۔''

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرنے والے پر یہ وعید اسی لیے ہے کہ ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی شریعت کی خلاف ورزی ہے اور یہ حیثیت شریعت ساز کی ہو سکتی ہے صرف شریعت دان کی نہیں۔ لیجئے سورۃ احزاب کی آیت ہے:

آیت نمبر4

﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

(القرآن الکریم، پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب (۳۳)، آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: ''کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کی مجال نہیں کہ اللہ و رسول کوئی حکم فرمائیں تو انہیں اپنے معاملہ کا اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کا حکم نہ مانے وہ بلاشبہ کھلے بند گمراہ ہوگا۔''

اس آیت کریمہ کی مراد کی توضیح کے لیے اس کا شان نزول بھی سنتے چلیے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح کا پیام زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بھائی کو دیا، ان لوگوں نے نامنظور کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(۱)

غور کیجئے! زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے بہ نفس نفیس طے فرمایا۔ خود ہی پیام دیا، اس بارے میں کوئی آیت نہیں اُتری تھی، مگر اسے نامنظور کرنے پر اتنی سخت وعید آئی اور اسے اللہ عزوجل کا بھی حکم فرمایا گیا، اس کی نافرمانی اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی قرار دی گئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت صرف قانون داں کی نہیں قانون ساز کی بھی ہے۔

---

(۱) لباب النقول فی اسباب النزول، سورۃ الاحزاب، ص ۱۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان)

(۲) احادیث:

حدیث نمبر1

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ))(۱)

ترجمہ: ''میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان دونوں کے پابند رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ''

کتاب اللہ کے قانون شریعت ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔اس کے موازی آنحضور صلی الله علیه وسلم نے سنت رسول اللہ کو بھی رکھا، جس سے معلوم ہوا کہ سنت رسول اللہ بھی قانون شریعت ہے اور یہ اسی وقت صحیح ہوسکتا ہے کہ حضور سید عالم صلی الله علیه وسلم کو قانون ساز تسلیم کیا جائے، جن کے ارشاد، کردار اور تقریر کا نام سنت ہے۔

حدیث نمبر2

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه سے مروی ہے جسے ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے نقل فرمایا، ارشاد ہے:

((أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا

---

(۱) مشكوٰة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثالث، رقم الحديث ۱۸۶، ج ۱، ص ۶۶، المكتب الاسلامی، بيروت [الطبعة الثالثة ۱۹۸۵م]

☆ مؤطا امام مالک، كتاب الجامع، باب النهى عن القول بالقدر، رقم الحديث ۱۶۰۸، ج ۳، ص ۵۳۸، مكتبة البشرى للطباعة والنشر والتوزيع، كراچی، الطبعة الاولى: ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱م

حَرَّمَ رَسُولُ الله كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ))(۱)

ترجمہ: ''کوئی پیٹ بھرا اپنی مسند پر بیٹھا یہ نہ کہنے لگے: تم صرف قرآن کے پابند رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام جانو، حالانکہ رسول اللہ نے جسے حرام فرمایا وہ اسی کے مثل ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا۔''

حدیث نمبر3

امام ابوداؤد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی، اس میں یہ ارشاد فرمایا:

((أَلَا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ))(۲)

ترجمہ: ''سنو! قسم خدا کی میں نے کچھ چیزوں کا حکم فرمایا ہے اور کچھ چیزوں سے منع فرمایا ہے، بے شک وہ قرآن کے مثل ہے۔''

(۱) مشكوة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، رقم الحديث ۱۶۳، ج ۱، ص۵۷، المكتب الاسلامی، بيروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم الحديث ۴۶۰۴، ج۴، ص ۲۰۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت

☆ سنن ابی ماجه، افتتاح الكتاب في الايمان وفضائل الصحابة......، باب تعظیم حدیث رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ۱۲، ج ۱، ص ۶، دار احياء الكتب العربية

☆ سنن دارمی، کتاب العلم، باب: السنة قاضية على كتاب الله، رقم الحديث ۶۰۶، ج ۱، ص ۴۷۳، دار المغنى للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية [الطبعة الاولى ۱۴۱۲ھ/۲۰۰۰م]

(۲) مشكوة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، رقم الحديث ۱۶۴، ج ۱، ص۵۸، المكتب الاسلامی، بيروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارة والفئی، باب فی تفسير اهل الذمة، رقم الحديث ۳۰۵۰، ج۳، ص ۱۷۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت

حدیث نمبر4

امام ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ اور امام احمد و بیہقی نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی کے مثل روایت فرمائی، اس میں یہ ارشاد ہے:

((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أمر مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ))(ا)

ترجمہ: اپنی مسند پر ٹیک لگائے کسی کو یہ کہتے نہ پاؤں کہ جب اس کے پاس کوئی چیز میری فرمودہ یا میری منع کردہ آئے تو یہ کہہ دے: ''میں نہیں جانتا، ہم نے جو کتاب اللہ میں پایا اس کی اتباع کی۔''

ان احادیث کو پڑھیے اور دیکھئے جن لوگوں نے صرف اللہ عز وجل کے حلال کیے ہوئے

(ا) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۶۲، ج ۱، ص ۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت [الطبعة الثالثة: ۱۹۸۵م]

☆ سنن الترمذی، ابواب العلم، باب مانھی عنه ان یقال عند حدیث النبی صلی الله علیه وسلم......، رقم الحدیث ۲۶۶۳، ج ۴، ص ۳۳۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت (سنة النشر ۱۹۹۸ء)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم الحدیث ۴۶۰۵، ج ۴، ص ۲۰۰، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت

☆ سنن ابن ماجة، باب تعظیم حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث ۱۳، ج ۱، ص ۶، دار احیاء الکتاب العربیة، بیروت

☆ مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث ابی رافع، رقم الحدیث ۲۳۸۷۶، ج ۳۹، ص ۳۰۲، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب الدلیل علی انه صلی الله علیه وسلم لایقتدی به......، ج ۷، ص ۱۲۰، دار الکتب العلمیة، بیروت (الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ دلائل النبوة للبیهقی، جماع ابواب اخبار النبی صلی الله علیه وسلم بالکوائن بعده، باب ما جاء فی اخباره......، ج ۶، ص ۵۴۹، دار الکتب العلمیة، بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۰۵ھ)

کوحلال جانا اور اللہ عزوجل کے حرام کیے ہوئے کوحرام جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلال کیے ہوئے کوحلال اور حرام کیے ہوئے کوحرام نہیں جانا ان پر کتنا شدید غضب فرمایا اور بلاکسی اشتباہ کہ فرمایا کہ میری حلال کردہ اشیاء اور حرام کردہ اشیاء اسی کے مثل ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حلال یا حرام فرمایا۔ کیا کسی قانون داں کا قول، قانون ساز کے قول کے مثل ہوسکتا ہے؟ کیا جو قانون داں اور قانون ساز کے اقوال میں تفریق کرے وہ اس شدید غضب کا مستحق ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور ضرور نفی میں ہے تو جولوگ اللہ عزوجل کو قانون ساز مانتے ہیں انہیں ماننا پڑے گا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور بالضرور قانون ساز ہیں۔

حدیث نمبر5

امام مالک واحمد وبخاری ومسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ))(۱)

(۱) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب السواک، الفصل الاول، رقم الحدیث ۳۷۶، ج ۱، ص ۱۲۱، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبعۃ الثالثۃ: ۱۹۸۵م)

☆ مؤطا امام مالک، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی السواک، رقم الحدیث ۱۴۳، ج ۱، ص ۱۵۶، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱م [اقتصر علی: "لامرتھم بالسواک"]

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۷۳۳۹، ج ۱۲، ص ۲۹۳، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ، رقم الحدیث ۸۸۷، ج ۲، ص ۴، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ) [فیہ "مع کل صلوۃ"]

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الطھارۃ، باب السواک، الرقم المسلسل ۵۸۹، ج ۲، ص ۴۷، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم، رقم ۷، ج ۱، ص ۱۲، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب (الطبعۃ الثانیۃ: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م)

☆ سنن ابن ماجۃ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب السواک، رقم الحدیث ۲۸۷، ج ۱، ص ۱۰۵، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت

ترجمہ: ''اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم فرما دیتا۔''

تیسیر وغیرہ میں اس حدیث کو متواتر بتایا ہے۔(۱)

انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام احمد ونسائی نے یوں روایت فرمائی کہ ارشاد ہوا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوءٍ بِسواک))(۲)

(۱) التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف اللام، ج۲، ص۳۱۴، مکتبة الامام الشافعی الریاض (الطبعة الثالثه: ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸م)

☆ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف اللام، تحت رقم الحدیث ۷۵۰۶، ج۵، ص۳۳۸، المكتبة التجارية الكبرىٰ، مصر (الطبعة الاولى: ۱۳۵۶ھ)

(۲) الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، رقم الحدیث ۷۵۰۹، ج۲، ص۴۶۰، دار الكتب العلمية، بیروت لبنان

☆ مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابی هريرة رضی الله عنه، رقم الحديث ۷۵۱۳، ج۱۲، ص۴۸۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولى: ۱۴۲۲ھ)

☆ كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الطاء، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الوضو، الفصل الثانی فی آداب الوضوء، السواک، رقم الحدیث ۲۶۱۹۲، ج۹، ص۳۱۵، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)

☆ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب العلم، باب فضل الوضوء، رقم ۱۱۰۸، ج۱، ص۲۲۱، مكتبة القدسی، القاهرة (عام النشر: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

☆ السنن الكبرىٰ للنسائی، كتاب الصيام، السواک للصائم بالغداة والعشی وذكر......، رقم الحديث ۳۰۲۷، ج۳، ص۲۹۰، مؤسسة الرسالة، بیروت (الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

ترجمہ: ''اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔''

حدیث نمبر6

ابن ماجہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ یوں ارشاد ہوا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِی لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاکَ''(۱)

ترجمہ: ''اگر میری امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو مسواک ان پر فرض کر دیتا۔''

حدیث نمبر7

امام ابونعیم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ارشاد فرمایا:

((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِی لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَسْتَاكُوا بِالْأَسْحَارِ))(۲)

ترجمہ: ''اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ میری اُمت پر شاق ہوتو میں حکم فرما دیتا کہ ہر پچھلے پہر مسواک کیا کریں''۔

---

(۱) ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، حرف اللام، رقم الحدیث ۷۵۱۰، ج۲،ص ۴۶۰،دار الکتب العلمیة،بیروت،لبنان

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،حرف الطاء، کتاب الطهارة،الباب الثانی فی الوضوء،الفصل الثانی فی آداب الوضوء،السواک،رقم الحدیث ۲۶۱۷۴،ج۹،ص ۳۱۲،مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۱م)

☆ سنن ابن ماجة، کتاب الطهارة وسننها،باب السواک،رقم الحدیث ۲۸۹،ج ۱،ص ۱۰۶،داراحیاء الکتب العربیة[وفیه "لفرضته علیهم"]

(۲) الجامع الصغیر للسیوطی،حرف اللام ،رقم الحدیث ۷۵۱۳،ج۲،ص ۴۶۰،دار الکتب العلمیة، بیروت،لبنان

☆ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،حرف الطاء،کتاب الطهارة،الباب الثانی فی الوضوء،الفصل الثانی فی آداب الوضوء،السواک،رقم الحدیث ۲۶۱۹۶،ج۹،ص۳۱۶، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م) [ما وجدناه عند ابی نعیم وقالا فیهما بعد ذکره "ابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر"]

حدیث نمبر8

امام بخاری ومسلم ونسائی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں:

((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِىْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِىْ الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ))(۱)

ترجمہ: "اگر میری امت پر شاق ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ اسے یعنی عشاء کو اس وقت یعنی آدھی رات کو پڑھیں۔"

غور کیجئے! ہر نماز کے وقت وضو یا مسواک یا ہر وضو کے ساتھ مسواک یا ہر صبح کو مسواک یا نماز عشاء کا نصف لیل تک موخر کرنا فرض نہیں، مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کا لحاظ ہے کہ ان چیزوں کے فرض فرمادینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی ورنہ

---

(۱) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حرف الصاد، کتاب الصلوۃ من قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الاول فی احکام الصلوۃ الخارجۃ، رقم ۱۹۴۲۶، ج۷، ص ۳۹۵، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م)

☆ مسند امام احمد، من مسند بنی ھاشم، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۳۴۲۶، ج۵، ص ۴۲۴، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

☆ الصحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب...... رقم الحدیث ۵۷۱، ج۱، ص ۱۱۸، دارطوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب وقت العشاء وتاخیرھا، الرقم المسلسل ۱۴۵۱، ج۲، ص ۵۰۷، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹م) [بلفظ: لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا کذلک]

☆ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب مایستحب من تاخیر العشاء، رقم ۵۳۱، ج۱، ص ۲۶۵، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب (الطبعۃ الثانیۃ: ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶م)

ان چیزوں کو فرض کر دیتا مگر چوں کہ ان کے فرض کر دینے سے امت مشقت میں پڑ جائے گی، اس لیے میں نے ان کو فرض نہیں فرمایا۔

حدیث نمبر9

یہ قول کسی قانون داں کا نہیں ہو سکتا یہ قول صرف قانون ساز کا ہو سکتا ہے فرماتے ہیں:

"انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم والمراۃ"(۱)

ترجمہ: ''میں دو کمزوروں کی حق تلفی تم پر حرام کرتا ہوں، یتیم اور عوت۔''

حدیث نمبر10

ارشاد ہے: "لَا تَشْرَبْ مُسْكِراً فَاِنِّىْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ"(۲)

ترجمہ: ''نشہ کی کوئی چیز نہ پی، میں نے ہر نشہ آور چیز کو حرام فرما دیا۔''

---

(۱) التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۳۶۹، مکتبة الامام الشافعی الریاض (الطبعة الثالثه: ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸م) [قال فیه: (إِنّی أحرج) لفظ رِوَایَة الْبَیْهَقِیّ أحرم (عَلَیْكُم) أیها الأمة (حق الضعیفین) أی أضیقه وأحرمه علی من ظلمهما (الْیَتِیم وَالْمَرْأَة)

☆ شعب الایمان، باب طاعة اولی الامر بفصولها، فصل فی کراهیة طلب الامارة لمن کان ضعیفا، رقم الحدیث ۷۰۵۸، ج ۹، ص ۵۳۰، مکتبة الرشد للنشر والتوزیع، الریاض (الطبعة الاولی: ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳م) (ولفظه: احرم علیکم مال الضعیفین الیتیم والمرأة)

☆ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان، واما حدیث سمرة بن جندب، رقم الحدیث ۲۱۱، ج ۱، ص ۱۳۱، دار الکتب العلمیة، بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۱۱ھ/۱۹۰۱م) (ولفظه: انی احرج علیکم.........الخ)

(۲) سنن نسائی، کتاب الاشربة، باب تفسیر البتع والمزر، رقم ۵۶۰۳، ج ۸، ص ۲۹۹، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب (الطبعة الثانیة: ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶م)

☆ مسند ابی یعلی، مسند اسید بن ظهیر، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، رقم ۷۲۳۹، ج ۱۳، ص ۲۱۰، دار المامون للتراث، دمشق (الطبعة الاولی: ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م)

(۳) شواھد:

شواہد و نظائر بھی اس باب میں اتنے کثیر ہیں کہ ان سب کا احاطہ دشوار ہے۔ بلکہ جو فقیر کے علم میں اس وقت ہیں ان سب کا بھی یہ (یعنی نمبر 3) متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے چند پر اکتفا کرتا ہوں۔

(1) صحاح ستہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ایک صاحب حاضر ہوئے، عرض کی: میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: "کیا بات ہے؟" عرض کی: "میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے۔" فرمایا: "ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟" عرض کی: "نہیں۔" فرمایا: "کیا اِسکی طاقت ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے۔ عرض کی: "نہیں" فرمایا: "کیا اتنی استطاعت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے" عرض کی: "نہیں" اتنے میں سوا دو من خرمے کسی نے پیش کیے۔ فرمایا: "انہیں خیرات کردے" عرض کی: "کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینہ بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں" یہ سن کر حضور سید عالم صلی الله تعالی علیه وسلم اتنا مسکرائے کہ دندان مبارک ظاہر ہوگئے، فرمایا: "جا، اپنے گھر والوں کو کھلادے۔"(۱)

---

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن......، رقم الحدیث ۱۹۳۶، ج۳، ص ۳۲، دار طوق النجاة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان......، الرقم المسلسل ۲۵۹۳، ج۳، ص ۵۱۲، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: (۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ سنن الترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی کفارة الفطر فی رمضان، رقم الحدیث ۷۲۴، ج۲، ص ۹۴، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنة النشر ۱۹۹۸م)

☆ سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان، رقم الحدیث ۲۳۹۰، ج۲، ص ۳۱۳، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت)

☆ سنن ابن ماجة، کتاب الصیام، باب ماجاء فی کفارة ....، رقم الحدیث ۱۶۷۱، ج۱، ص ۵۳۴، دار احیاء الکتب العربیة)

☆ السنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام، ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی هریرة فیه، رقم الحدیث ۳۱۰۴، ج۳، ص ۳۱۳، مؤسسة الرسالة، بیروت (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [ما وجدت فی سننه الصغری)

(2) اسی کے مثل کفارہ ظہار میں بھی وارد ہے:(۱)

ظہار اور روزے کا کفارہ یہ مقرر ہے کہ وہ غلام آزاد کرے، اس کی استطاعت نہ ہو تو دو مہینے میں لگاتار روزے رکھے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔(۲)

مگر یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان قانون سازی ہے کہ ان دونوں

---

(۱) مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، باب المواقعة للتكفير، رقم الحديث ۱۱۵۲۸، ج۶، ص ۴۳۱، المكتب الاسلامی، بیروت (الطبعة الثانية: ۱۴۰۳ھ)

☆ المعجم الكبير للطبرانی، باب السين، سلمة بن صخر البياضی الانصاری، رقم الحديث ۶۳۲۸، ج۷، ص ۴۲، مکتبة ابن تیمیة، القاهرة)

(۲) چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ٥ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥

ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان: اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں (یعنی ان سے ظہار کریں) پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے (یعنی اس ظہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا) تو ان پر لازم ہے (کفارہ ظہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے) ایک بردہ [یعنی غلام] آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ پھر جسے بردہ نہ ملے تو (تو اس کا کفارہ) لگاتار دو مہینے کے روزے، قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(ترجمۂ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۸، سورة المجادلة، رکوع ۱/۱، آیت نمبر ۴، ۳، صفحہ ۸۶۵، ۸۶۴، تاج کمپنی لمیٹڈ، ملتقطاً)

صاحبوں کو اس کفارہ سے مستثنیٰ فرمادیا، نہ صرف یہ کے مستثنیٰ فرمادیا بلکہ انہیں اتنے کثیر خرمے عطا فرمائے۔

(3) امام احمد مسند میں ثقات رجال صحیح مسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص آئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نماز پڑھوں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔(۱)

کیا صرف قانون داں کی حیثیت ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرض کی ہوئی تین نمازوں کو معاف کردے؟ یہ صرف قانون ساز کا عہدہ ہے۔

(4) حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور خود حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابویعلی و ابن خزیمہ اور معجم کبیر طبرانی میں مروی ہے کہ فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ، أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ))(۲)

ترجمہ: ''خزیمہ کسی کے موافق یا مخالف گواہی دیں ان کی تنہا گواہی کافی ہے۔''

---

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، اول مسند البصریین، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث ۲۰۲۸۷، ج۳۳، ص۴۰۷، مؤسسة الرسالة)(الطبقه الاولی ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [ولفظه: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ، فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ]

(۲) مسند ابن أبی شیبة، مسند خزیمة بن ثابت، رقم الحدیث ۱۹، ج۱، ص۳۷، دار الوطن -الریاض (الطبعة الأولی: 1997م)

☆ مصنف ابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، فی شهادة رجل وحده، رقم الحدیث ۲۲۹۳۳، ج۴، ص۵۳۸، مکتبة الرشد، الریاض)(الطبعة الاولی: ۱۴۰۹ھ)[وفیه عن عامر "ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اجاز شهادة خزیمة بن ثابت شهادة رجلین]

حالانکہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ (القرآن الکریم، پارۃ ۲۸ ،الطلاق(۶۵)، آیت ۲)

ترجمہ: ''تم میں سے دو عادل گواہی دیں۔''

مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی تنہا شہادت کو دو کے برابر فرمادیا، یہ دلیل ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(5) سونا اور ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سونے کی انگوٹھی (۱)

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

☆ التاریخ الکبیر للبخاری،المحمدون، 238۔مُحمد بْنُ زُرارَة بْن عبد اللهِ بْن خُزیمة بن ثابت..، رقم الحدیث ۲۳۸، ج ۱، ص ۸۷،دائرۃ المعارف العثمانیۃ،حیدر آباد الدکن)

☆ مسند ابی یعلی،مسند انس بن مالک ...،قتادۃ عن انس،رقم الحدیث ۳۲۵۳، ج۵، ص ۳۲۹، دار المامون للتراث،دمشق(الطبعة الاولی: ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴م) [ولفظه:عن انس....قالت الاوس...منامن اجیزت شهادته بشهادة رجلین خریمة بن ثابت الخ]

☆ المعجم الکبیر للطبرانی،باب الخاء،عمارة بن خزیمة بن ثابت عن ابیه،رقم الحدیث ۳۷۳۰، ج۴، ص ۸۷،مکتبة ابن تیمیة،القاهرة)

(۱) مسندامام احمد،اول مسند الکوفیین،حدیث براء بن عازب رضی الله عنه،رقم الحدیث ۱۸۶۰۲، ج۳۰، ص ۵۶۴،مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)[حدّثنا أبو عبد الرّحمن، حدّثنا أبو رجاء، حدّثنا مُحمّد بْنُ مالکٍ قال: رأیتُ علی الْبراء خاتمًا منْ ذهبٍ، وکان النّاسُ یقُولُون له: لم تختّم بالذّهب وقدْ نهی عنْهُ النّبیُّ صلّی اللهُ علیْه وسلّم، فقال الْبراءُ: بیْنا نحْنُ عنْد رسُول اللّه صلّی الله علیه وسلّم وبیْن یدیْه غنیمةٌ یقْسمُها، سبْیٌ وخُرْثیٌّ قال: فقسمها حتّی بقی هذا الْخاتمُ، فرفع طرْفهُ فنظر الی أصحابه ثُمّ خفض، ثُمّ رفع طرْفهُ فنظر إلیْهمْ، ثُمّ خفض، ثُمّ رفع طرْفهُ فنظر إلیْهمْ، ثُمّ قال: أیْ براءُ فجئْتُه حتّی قعدْتُ بیْن یدیْه، فأخذ الْخاتم فقبض علی کُرْسُوعی ثُمّ قال: خُذ الْبسْ ما کساک اللّهُ ورسُولُهُ، قال: وکان الْبراءُ یقُولُ: کیْف تأْمُرُونی أنْ أضع ما قال رسُولُ اللّه صلّی اللهُ علیْه وسلّم: الْبسْ ما کساک اللّهُ ورسُولُهُ؟]

اورحضرات سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کسریٰ کے زریں کنگن(۱)

اورحضرت عبدالرحمٰن بن عوف وزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے خارش کے وقت ریشمی لباس حلال فرمایا(۲)

(6) حکام کے لیے تحفے قبول کرنا جائز نہیں، مگر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حلال فرمایا(۳)

(7) حدیث مبارکہ میں ہے:

---

(۱) دلائل النبوۃ للبیھقی،جماع ابواب اخبار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالکوائن بعدہ..........،باب قول اللّٰہ عزوجل(وعداللہ الذین امنوا.....الآیۃ، ج٦،ص ٣٢٥،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)(الطبعۃ الاولی:١٤٠٥ھـ)[ولفظہ:عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِفَرْوَةِ كِسْرَى فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِي الْقَوْمِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ :فَأَلْقَى إِلَيْهِ سِوَارَىْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فَجَعَلَهُمَا فِي يَدَيْهِ فَبَلَغَا مَنْكِبَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا فِي يَدَىْ سُرَاقَةَ قَالَ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ سِوَارَىْ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ فِي يَدِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ :وَإِنَّمَا أَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَاقَةَ .وَنَظَرَ إِلَى ذِرَاعَيْهِ :كَأَنِّي بِكَ قَدْ لَبِسْتَ سِوَارَىْ كسرى.]

(۲) الصحیح البخاری،کتاب اللباس،باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکۃ، رقم الحدیث ٥٨٣٩، ج٧،ص ١٥١،دارطوق النجاۃ) (الطبعۃ الاولی:١٤٢٢ھـ)[ولفظہ:عَنْ أَنَسٍ، قَالَ :رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ بِهِمَا]

(۳) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف المیم، تتمۃ حرم المیم،ذکر من اسمہ معاذ،[٨٠٥٥]معاذ بن جبل، ج٦،ص١٠٨،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)(الطبعۃ الاولی،:١٤١٥ھـ) [قال فیہ"ذکر سیف فی الفتوح بسند لہ عن عبید بن صخر،قال:قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ حین بعثہ الی الیمن((انی قد عرضت بلاءک فی الدین والذی قد رکبک فی الدین وقد طیبت لک الھدیۃ، فان اھدی لک شیئی فاقبل))]

((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا،))(۱)

ترجمہ: ''میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی، روپیوں کی زکوٰۃ دو، ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔''

(8) صحیحین اور مسند امام احمد اور شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

((اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا))(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم کردیا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں۔'' (یعنی مدینہ طیبہ کو)

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی زکوٰۃ السائمۃ، رقم الحدیث ۱۵۷۴، ج۲، ص ۱۰۱، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

☆ سنن ترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی زکوٰۃ الذھب والورق، رقم الحدیث، ۶۲۰، ج۲، ص ۹، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (الطبعۃ: ۱۹۹۸م)

☆ مسند امام احمد، مسند الخلفاء الراشدین، مسند علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجھہ، رقم الحدیث ۷۱۱، ج۲، ص۱۱۸، مؤسسۃ الرسالۃ) (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

(۲) صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدثنا اسحاق بن ابراھیم......، رقم الحدیث ۳۳۶۷، ج۴، ص ۱۴۶، دارطوق النجاۃ) (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ....، الرقم المسلسل عن انس: ۳۳۲۰، ج۴، ص ۲۹۴، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

☆ مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۱۲۵۱۰، ج۱۹، ص ۱۴۹، مؤسسۃ الرسالۃ) (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

☆ شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح، باب صید المدینۃ، رقم الحدیث ۶۳۱۳، ج۴، ص ۱۹۳، عالم الکتب (الطبعۃ الاولی ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

(9) حجۃ الوداع کا موقع ہے، حرم مکہ کے احکام بیان فرما رہے ہیں، ارشاد ہوا: اس کا میدان نہ صاف کیا جائے یعنی گھاس نہ چھیلی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: ((إِلَّا الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ))(۱)

ترجمہ: ''سوائے اذخر کے یارسول اللہ! اس لیے کہ یہ ان کی بھٹی کے لیے ہے اور ان کے گھروں کے لیے ہے۔'' فوراً! بلا تاخیر اس کا استثنا فرما دیا۔

(10) حجۃ الوداع کا موقع ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حج کی فرضیت بیان فرما رہے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا: ''اَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟'' کیا اسی سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے؟ فرمایا: ''اسی سال کے لیے، اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال کے لیے واجب ہو جائے۔''(۲)

(۱) الصحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الاذخر والحشیش فی القبر، رقم الحدیث ۱۳۴۹، ج۲، ص ۹۲، دار طوق النجاۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۲ھ)

☆ الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا.....، الرقم المسلسل ۳۳۰۰، ج۴، ص ۲۸۲، مکتبۃ البشری للطباعۃ والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعۃ الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۲۵۲۰، ج۲، ص ۷۷۴، المکتب الاسلامی، بیروت (الطبقہ الاولی ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

☆ مسند امام احمد، ومن مسند بنی ھاشم، مسند عبداللّٰہ بن عباس، رقم الحدیث ۲۳۰۴، ج۴، ص ۱۵۱، مؤسسۃ الرسالۃ (الطبعۃ الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م) [وفی کلیھما: "فقال: افی کل عام یارسول اللّٰہ؟]

☆ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب الحج، فصل کیفیۃ فرض الحج، ج۲، ص ۱۱۹، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ: 1406ھ/1986م

☆ تیسیر التحریر، ج۱، ص ۳۵۴ (دار الفکر، بیروت)

ان شواہد کو دیکھئے کیا یہ سب پکار پکار کر نہیں بتا رہے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ صرف قانون داں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احناف کے نزدیک حدیث سے قرآن مجید کا نسخ جائز ہے۔

مرقات میں ہے:

''قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ الْحَدِيْثَ يَكُوْنُ نَاسِخاً لِلْكِتَابِ''

ترجمہ: ''حنفیہ کے نزدیک ثابت ہے کہ حدیث کتاب اللہ کی ناسخ ہو سکتی ہے۔''

اور یہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ ارشاد فرمایا:

''كَلَامِي يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَنَسْخِ الْقُرْآنِ''(۱)

ترجمہ: ''میرا کلام بعض بعض کو منسوخ فرما دیتا ہے جیسے قرآن کو منسوخ کرتا ہے۔''

(٤) اُمت کا عقیدہ:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔ اس بارے میں اُمت کا عقیدہ عہدِ صحابہ سے لے کر یہی رہا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں، صرف قانون داں نہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد، ابن ماجہ ومسند امام طحاوی ومعجم طبرانی وبیہقی وغیرہ میں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

((جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثًا، وَلَوْ مَضَى

(۱) سنن الدارقطنی، کتاب النوادر، رقم ۴۲۷۸، ج۵، ص ۲۵۵، مؤسسة الرسالة، بیروت)(الطبعة الاولی ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴)[ولفظه:"ان احاديثنا ينسخ بعضها بعضا كنسخ القرآن]

السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، لَجَعَلَهَا خَمْسًا))(۱)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن مقرر فرمائی اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو ضرور پانچ دن کر دیتے۔''

(۲) بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:

((فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَتَيْنِ))(۲)

ترجمہ: ''میں نے یہ آیت خزیمہ کے پاس پائی، جن کی شہادت رسول صلی اللہ علیہ

---

(۱) سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح، رقم الحديث ۱۵۷، ج ۱، ص ۴۰، المكتبة العصرية، صيدا ، بيروت) [فيه: "عن خزيمه بن ثابت عن النبى صلى الله عليه وسلم ((الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ))قال ابوداؤد رواه منصور بن المعتمر عن ابراهيم التيمى باسناده، قال فيه "ولو استزدناه لزادنا"]

☆ سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فى التوقيت فى المسح......، رقم الحديث ۵۵۳، ج ۱، ص ۸۴، داراحياء الكتب العربية)

☆ المعجم الكبير للطبرانى، باب الخاء، ابو عبدالله الجدلى عن خزيمة، رقم الحديث ۳۷۴۹، ج ۴، ص ۹۲، ۹۵، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، الطبعة الثانية)

☆ السنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الطهارة، باب ماورد فى ترك التوقيت، رقم الحديث ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ج ۱، ص ۴۱۷، دارالكتب العلمية، بيروت، لبنان)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين كم وقته للمقيم......، رقم الحديث ۵۰۴، ۵۰۶، ج ۱، ص ۸۱، عالم الكتب)(الطبعة الاولىٰ: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

(۲) الصحيح البخارى، كتاب الجهاد والسير، باب قول الله تعالىٰ(من المؤمنين رجال --صدقوا) الآية، رقم الحديث ۲۸۰۷، ج ۴، ص ۱۹، داراطوق النجاة)(الطبعة الاولىٰ: ۱۴۲۲ھ)[ولفظه: "فلم اجدها الا مع خزيمة......شهادته شهادة رجلين"]

وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی۔"

(۳) حرم مدینہ کے سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

((وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ ، أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا))(۱)

ترجمہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مدینے کے درخت کاٹے جائیں یا پتے جھاڑے جائیں یا چڑیا پکڑی جائے۔"

ان کے علاوہ خود یہی حضرت ابو ہریرہ، انس بن مالک، سعد بن ابی وقاص، زید بن ثابت، ابوسعید خدری، عبدالرحمٰن بن عوف، صعب بن جثامہ، رافع بن خدیج، حبیب الھذلی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا:

"حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

☆ اسنی المطالب فی احادیث مختلفة المراتب، حرف الشین، رقم ۷۹۱، ج۱، ص۱۲۶، دار الکتب العلمیة، بیروت) (الطبعة الاولی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م) [قال فیہ: "وفی صحیح البخاری قال زید بن ثابت: فوجدتها مع............الخ"] (بلفظه)

☆ المقاصد الحسنة، الباب الاول، حرف الشین المعجمة، رقم الحدیث ۲۰۲، ج۱، ص۴۰۹، دار الکتاب العربی، بیروت) (الطبعة الاولی: ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵م) [ولفظه: "وفی البخاری من حدیث زید بن ثابت قال فوجدتها مع خزیمة الذی جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم شہادتہ بشہادتین"]

(۱) شرح معانی الآثار، کتاب الصید والذبائح والاضاحی، باب صید المدینة، رقم الحدیث ۶۳۲۱، ج۴، ص۱۹۳، عالم الکتب) (الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)

الْمَدِیْنَةَ[۱] وَلَابَتَیْهَا[۲] شَجَرُهَا أَنْ یُعْضَدَ أَوْ یُخْبَطَ[۳] حَرَّمَ صَیْدَهَا[۴] حَرَّمَ الْبَقِیْعَ[۵] بِأَخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ بَعْضُهُمْ بَعْضاً"

ترجمہ: "مدینہ کے دونوں پہاڑیوں کے مابین حرم بنایا، اس کے درخت کا ٹنا یا پتے کا جھاڑنا حرام فرمایا، اس کا شکار حرام فرمایا بقیع کو حرم بنایا۔"

---

[۱] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی الله علیه وسلم......، الرقم المسلسل ۳۳۳۱، ج۴، ص۳۰۳، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن ابی هریرة)

[۲] (الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی الله علیه وسلم ......، الرقم المسلسل ۳۳۱۳، ج۴، ص۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)(عن رافع بن خدیج بلفظ: وانی احرم ما بین لابتیها)

[۳] کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ۳۸۱۵۳، ج۱۴، ص۱۳۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)(عن حبیب الهذلی)

[۴] (مسند امام احمد، اول مسند البصریین، مسند الانصار، حدیث زید بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث ۲۱۶۶۳، ج۳۵، ص۵۱۷، مؤسسة الرسالة(۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)(عن زید بن ثابت)

[۵] (شرح معنی الآثار، کتاب السیر، باب احیاء الارض المیتة، رقم الحدیث ۵۳۱۲، ج۳، ص۲۶۹، عالم الکتب(الطبعة الاولی: ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴م)(عن صعب بن جثامة)

(۱) دس صحابہ کرام سے مروی روایات کے حوالہ جات

(1) حضرت ابو ہریرۃ رضی الله عنه

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند ابی هریرة، رقم الحدیث

یہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (ا) کے ارشادات ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

۷۷۵۴، ج۱۳، ۱۷۶، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(2) انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند انس مالک، رقم الحديث ۱۳۰۶۳، ج۲۰، ص۳۵۴، مؤسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(3) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی تحريم المدينة، رقم الحديث ۲۰۳۷، ج۲، ص۲۱۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

(4) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

(المعجم الكبير للطبرانی، باب الزای، شرجيل بن سعد ابو سعد عن زيد بن ثابت، رقم الحديث ۴۹۱۲، ج۵، ص۱۵۱ مكتبة ابن تيمية، القاهرة) (الطبعة الثانية)

(5) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(مسند امام احمد، مسند المكثرين من الصحابة، مسند ابی سعيد الخدری، رقم الحديث۱۱۱۷۷، ج۱۷، ص۲۷۰، موسسة الرسالة)(الطبعة الاولى: ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱م)

(6) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

(السنن الكبرى للبيهقی، كتاب الحج، باب ما جاء فی حرم المدينة، رقم الحديث ۹۹۲۹، ج۵، ص۳۲۵، دارالكتب العلمية، بيروت)(الطبعة الثالثة: ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳م)

(7) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ

(شرح معانی الآثار، كتاب السير، باب احياء الارض الميتة، رقم الحديث ۵۳۱۲، ج۳، ص۲۶۹، عالم الكتب)(الطبعة الاولى: ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴)

علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم بنایا اس کے درخت کاٹنا، پتے جھاڑنا، اس کی چڑیا پکڑنا حرام فرمایا۔ حرام کرنے کی اسناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس کی دلیل ہے کہ ان سب کا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

(8) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

(الصحیح المسلم مع شرح الامام محیی الدین النووی، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم......، الرقم المسلسل ۳۳۱۳، ج۴، ص ۲۹۴، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی، الطبعة الاولی: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹م)

(9) حبیب الھذلی رضی اللہ عنہ

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، باب فی فضائل الامکنة، المدینة المنورة، رقم الحدیث ۳۸۱۵۳، ج۱۴، ص ۱۳۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الخامسة: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م)

(10) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

(سنن ترمذی، ابواب الاطعمة، باب ماجاء فی کراھیة......، رقم الحدیث ۱۴۷۸، ج۳، ص۱۲۵، دار الغرب الاسلامی، بیروت) (سنة النشر ۱۹۹۸م)

(مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۱۴۴۶۳، ج۲۲، ص ۳۵۴، مؤسسة الرسالة (الطبعة الاولی: ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱م)

نوٹ: سطور بالا میں جن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسمائے گرامی مذکور ہوئے ان کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرام سے ایسی روایات مروی ہیں جن میں تحریم کی نسبت قانون دان و قانون ساز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی جانب کی گئی ہے۔ سر دست چند روایات پیش خدمت ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے فرمایا:

"حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔"

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خیبر کے روز متعۂ نساء کو حرام فرمادیا۔"

(مستخرج ابی عوانة، کتاب الحج، باب بیان الرد علی ابن عباس فی ....، رقم ۴۰۷۴، ج۳، ص۲۷، دار المعرفة بیروت، الطبعة الأولی: 1419ھ/1998م)

عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اختیار تھا کہ جس چیز کو چاہیں حلال فرمادیں، جسے چاہیں حرام فرمادیں۔ اسناد میں اصل حقیقی ہے جب تک کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو، جو یہاں منتفی ہے تو ثابت ہوگیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عقیدہ یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(٤) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

''نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ''(۱)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔''

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گھڑے کی شراب کو حرام فرمادیا۔''

(الصحیح المسلم، کتاب الاشربة، باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء.....، الرقم المسلسل ۵۱۸۲)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔''

(الصحیح البخاری، كِتَابُ الذَّبَائِحِ، بَاب: لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، رقم الحديث ۵۵۲۷)

(الصحیح المسلم، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ، بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، الرقم المسلسل ۵۰۰۲)

(عن سلیمان بن ابی عبداللّٰه) مسند امام احمد رقم ۱۴۶۰) (عن صفیة) مسند احمد، رقم ۲۶۸۶۵، ۲۶۸۶۲)

(۱) (الصحیح البخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذهب، رقم الحدیث ۵۸۶۳، ج۷، ص۱۵۵، دارطوق النجاة) (الطبعة الاولی: ۱۴۲۲ھ) (بلفظ ''نهانا النبی صلی الله علیه وسلم عن سبع، نهانا عن خاتم الذهب)

(۵) حضرت جھیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک قصیدہ مدحیہ عرض کیا، جس میں ہے:

شَرَعْتَ لَنَا دِيْنَ الْحَنَفِيَّةِ بَعْدَ مَا
عَبَدْنَا كَأَمْثَالِ الْحَمِيْرِ طَوَاغِيَا(۱)

ترجمہ: ''ہمارے دین حنفیہ کی آپ نے تشریح فرمائی اس کے بعد کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوجتے تھے۔''

(۶) امام قدوری فرماتے ہیں:

''سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ وَالْأُحْرَامِ وَعَرَفَةَ''(۲)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسنون فرمایا غسل جمعہ اور عیدین اور احرام اور عرفہ کے دن کا''

سَنَّ کی اسناد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنی اس بات کی دلیل ہے کہ اِن کا عقیدہ تھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قانون ساز ہیں۔

(۷) امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

''كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ مَا شَاءَ''(۳)

---

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، تابع كتاب المغازی، الفصل العاشر فی ذكر من وفد ......الوفد الخامس والثلاثون، وفد النخع، ج۵، ص۲۳۵، ۲۳۴، دارالكتب العلمية، بيروت)(الطبعة الاولى: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶م)

(۲) المختصر القدوری، كتاب الطهارة، ص ۱۲، ضياء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی)

(۳) ميزان الشريعة الكبرىٰ، فصل فی بيان جملة من الامثلة المحسوسة...، ج ۱، ص ۲۰، دارالكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: ''اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دے رکھا تھا کہ اپنی طرف سے جو چاہیں مشروع فرمادیں۔''

(۸) امام احمد خطیب قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:

''مِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۱)

ترجمہ: ''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں۔''

(۹) علامہ زرقانی نے اس کی شرح میں اضافہ فرمایا:

''مِنَ الْأَحْكَامِ وَغَيْرِهَا''(۲)

ترجمہ: ''احکام کی تخصیص نہیں جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں۔''

(۱۰) علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ میں اس مضمون کا ایک باب منعقد فرمایا:

''بَابُ: اُخْتِصَاصُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْأَحْكَامِ''(۳)

---

(۱) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،المقصد الرابع،الفصل الثانی،خصائص النبی صلی الله علیه وسلم من الفضائل والكرامات، ومن خصائصه صلی الله علیه وسلم انه كان.......... ،ج۲،ص ۳۸۷، المكتبة التوقيفيه، القاهره مصر)

(۲) (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية،تابع المقصد الرابع فی معجزاته صلی الله علیه وسلم، تكثير الطعام القليل ببركته......،ج۷،ص۴۷،دارالكتب العلميه، بيروت[الطبقه الاولی ۱۴۱۷/ ۱۹۹۶م]

(۳) (الخصائص الكبریٰ، قسم الكرامات، فائدة، ج۲،ص ۴۵۹،دارالكتب العلمية،بيروت)

ترجمہ: ''اس کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس منصب کے ساتھ خاص ہیں کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔''

(۱۱) علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

''قَدِ اشْتَهَرَ أَطْلَاقُهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْأَحْكَامِ''(۱)

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اور احکام کی تشریح فرمائی۔''

(۱۲) قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ ''لَا'' مِنْهُ وَلَا ''نَعَمِ'' (۲)

ترجمہ: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمر اور ناہی ہیں جبکہ ''ہاں'' اور ''نہیں'' کہنے میں ان سے زیادہ کوئی سچا نہیں۔''

(۱۳) علامہ شہاب خفاجی اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں:

''مَعْنَى ''نَبِيُّنَا الْآمِرُ الخ'' أَنَّهُ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُومٍ''(۳)

---

(۱) شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، تابع كتاب المغازی، الفصل الاول فيما ذكر اسمائه الشريفة......، ج۴، ص۱۹۶، دار الكتب العلمية، بيروت) (الطبعة الاولى: ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶م)

(۲) قصيدة البردة، الفصل الثالث فی مدح رسول الله صلى الله عليه وسلم، بيت ۳۵، ص۱۰، مكتبة الاحباب، دار العلوم المحمدية الغوثية، داتا نگر بادامی باغ، لاهور)

(۳) نسيم الرياض فی شرح الشفا، القسم الأول فی تعظيم العلی الأعلى....، الباب الثانی فی تكميل الله تعالى ....، الفصل الثالث عشر: واما الجود والكرم، ج۲، ص۳۵، مركز اهلسنت بركات رضا، گجرات، هند)

ترجمہ: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آمر وناہی ہونے کے معنی یہ ہیں حضور حاکم ہیں، حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، وہ کسی کے محکوم نہیں۔''

اور آج اس بارے میں اُمت کا کیا عقیدہ ہے یہ معلوم کرنا ہو تو ترجمان ملت مجدد وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ منیۃ اللبیب(۱) اور الامن و العلی(۲) کا مطالعہ کریں۔

---

(۱) مُنِيَةُ اللَّبِيْبُ اَنَّ التَّشْرِيْعَ بِيَدِ الْحَبِيْبُ (۱۳۱۱ھ)[عقلمند کا مقصد کہ بے شک احکام شرع حبیب اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں]

احکام تشریعیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاز ومختار ہونے کے بیان پر مشتمل یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۵۰۰ تا ۵۶٦ پر موجود ہے۔

[**نوٹ**: یہ ''اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءٗ'' کا ضمنی رسالہ ہے۔]

(فهرست رسائل فتاوی رضویه، صفحه ۱۸٦، والضحی پبلی کیشنز، لاهور)

(۲) اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاءٗ (۱۳۱۱ھ)[کلمہ ''دافع البلاء'' کے ذریعے مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نعت بیان کرنے والوں کے لئے امن اور بلندی]

اس رسالہ کا تاریخی لقب ''اِکْمَالُ الطَّامَّةُ عَلٰی شَرْکِ سُوِّیَ بِالْاُمُوْرِ الْعَامَّةُ (۱۳۱۱ھ)'' ہے۔ اور سیدنا ومرشدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان نے اس رسالہ مبارکہ میں ٦۰ آیات طیبہ اور ۳۰۰ احادیث مبارکہ ذکر فرما کے حضور اکرم مالک عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا اور دافع البلاء ہونا ثابت فرمایا ہے۔

یہ رسالہ فتاوی رضویہ (مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی جلد ۳۰ کے صفحہ ۳۵۹ تا ٦۳۵ پر مطبوع ہے۔

(فهرست رسائل فتاوی رضویه، صفحه ۹۱،۹۰، والضحی پبلی کیشنز، لاهور [ملخصاً])

المصادر والمراجع

• كتاب الهی

١-القرآن الكريم

تفسير و ترجمة القرآن

٢-كنز الايمان فی ترجمة القرآن، ،شيخ الاسلام والمسلمين الشاه امام احمد رضا خان عليه رحمة الرحمن (المتوفى: 1324هـ/1940م)

٣-تفسير خزائن العرفان،سيد محمد نعيم الدين مراد آبادى(المتوفى: 19ذوالحجة الحرام 1367هـ)،تاج كمپنى لميٹڈ

كتب احاديث

٤-مشكوة المصابيح،ولی الدين أبی عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمری التبريزی (المتوفى: 741هـ)،التحقيق:محمد ناصر الدين الألبانی،المكتب الإسلامی - بيروت، الطبعة الثالثة، 1985

٥-الصحيح البخاری،لأبی عبدالله محمد بن إسماعيل البخاری الجعفی (المتوفى:256هـ)، المحقق :محمد زهير بن ناصر الناصر دارطوق النجاة،الطبعة الاولى: ١٤٢٢هـ

٦-الصحيح المسلم مع شرح الامام محيی الدين النووی، أبی الحسن مسلم بن الحجاج القشيری النيسابوری (المتوفى: 261هـ)،مكتبة البشری للطباعة والنشر والتوزيع، كراچی،الطبعة الاولى: ١٤٣٠هـ/٢٠٠٩م

٧-سنن الترمذی،لأبی عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذی (المتوفى 279هـ)،التحقيق :بشار عواد معروف،دار الغرب الإسلامی،بيروت،سنة النشر 1998م

٨۔سنن أبی داود،لأبی داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی (المتوفی: 275هـ)،التحقیق:محمد محیی الدین عبد الحمید،المکتبة العصریة، صیدا -بیروت

٩۔سنن نسائی،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی: 303هـ)تحقیق:عبد الفتاح أبو غدة،مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب،الطبعة الثانیة:١٤٠٦ھ/١٩٨٦م

١٠۔سنن ابن ماجه،لابن ماجة أبی عبد الله محمد بن یزید القزوینی،(المتوفی 273هـ)، التحقیق :محمد فؤاد عبد الباقی،دار إحیاء الکتب العربیة -فیصل عیسی البابی الحلبی

١١۔سنن الدارمی،لأبی محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی: 255هـ)،التحقیق:حسین سلیم أسد الدارانی،دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکة العربیة السعودیة،الطبعة :الأولی، 1412 هـ/ 2000-م

١٢۔سنن الدارقطنی،أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (المتوفی: 385هـ)،حققه وضبط نصه وعلق علیه :شعیب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطیف حرز الله، أحمد برهوم،مؤسسة الرسالة،بیروت،الطبعة الاولی ١٤٢٤ھ/٢٠٠٤

١٣۔مؤطا امام مالک،مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (المتوفی: 179هـ)، مکتبة البشری للطباعة والنشر والتوزیع، کراچی،الطبعة الاولی:١٤٣٢ھ/٢٠١١م

١٤۔المعجم الکبیر للطبرانی،لأبی القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی (المتوفی: 360هـ)، التحقیق:حمدی بن عبد المجید السلفی،مکتبة

ابن تيمية -القاهرة،الطبعة :الثانية
١٥ ـ كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال ،لعلاء الدين على بن حسام الدين ابن قاضى خان القادرى الشاذلى الهندى البرهانفورى ثم المدنى فالمكى الشهير بالمتقى الهندى (المتوفى:975هـ)،التحقيق:بكرى حيانى -صفوة السقا، ،مؤسسة الرسالة،الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م
١٦ ـ مصنف عبدالرزاق،أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى (المتوفى: 211هـ)،المحقق :حبيب الرحمن الأعظمى،المكتب الاسلامى،بيروت، الطبعة الثانية:١٤٠٣هـ
١٧ ـ شرح معانى الآثار،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدى الحجرى المصرى المعروف بالطحاوى (المتوفى: 321هـ)،حققه وقدم له: (محمد زهرى النجار -محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف، عالم الكتب،الطبعةالاولى:١٤١٤هـ/١٩٩٤م
١٨ ـ مستخرج أبى عوانة،أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابورى الإسفراينى (المتوفى: 316هـ)،تحقيق :أيمن بن عارف الدمشقى،دار المعرفة،بيروت،الطبعة الأولى:1419هـ/1998م
١٩ ـ شعب الايمان،أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458 :هـ)،حققه وراجع نصوصه وخرج أحاديثه:الدكتور عبد العلى عبد الحميد حامد ،أشرف على تحقيقه وتخريج أحاديثه:مختار أحمد الندوى، صاحب الدار السلفية ببومباى،الهند،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع،الرياض(الطبعة الاولى:١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م
٢٠ ـ المستدرك على الصحيحين،أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن

حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبى الطهمانى النيسابورى المعروف بابن البيع (المتوفى : 405هـ)،تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية،بيروت (الطبعة الاولى: ١٤١١هـ/١٩٩٠م

٢١ ـمسند ابى يعلى،أبو يعلى أحمد بن على بن المُثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمى، الموصلى (المتوفى 307 :هـ)،المحقق:حسين سليم أسد،دار المامون للتراث،دمشق،الطبعة الاولى: ١٤٠٤هـ/١٩٨٤م

٢٢ـ الجامع الصغير للسيوطى،جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،دار الكتب العلمية،بيروت،لبنان

٢٣ ـمجمع الزوائد ومنبع الفوائد،أبو الحسن نور الدين على بن أبى بكر بن سليمان الهيثمى (المتوفى: 807هـ)،المحقق:حسام الدين القدسى،مكتبة القدسى،القاهرة،عام النشر: ١٤١٤هـ/١٩٩٤م

٢٤ ـالسنن الكبرىٰ للنسائى،أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن على الخراسانى، النسائى (المتوفى 303 :هـ)تحقيق:حسن عبد المنعم شلبى،مؤسسة الرسالة، بيروت،الطبعة الاولى: ١٤٢١هـ/٢٠٠١م

٢٥ ـالسنن الكبرىٰ للبيهقى،أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458 :هـ)،المحقق:محمد عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الثالثة: ١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م

٢٦ ـمسند امام احمد،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفى 241 :هـ)،المحقق:شعيب الأرنؤوط -عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن التركى،مؤسسة الرسالة،الطبعة الاولى: ١٤٢١هـ/٢٠٠١م

٢٧ ـجامع الاحاديث(ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطى والجامع الأزهر وكنوز

الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى)،لجلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،ضبط نصوصه وخرج أحاديثه :فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتى الديار المصرية)، المكتبة الشاملة

۲۸_مسند ابن أبى شيبة،أبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى: 235هـ)،المحقق :عادل بن يوسف العزازى و أحمد بن فريد المزيدى،دار الوطن -الرياض،الطبعة الأولى: 1997م

۲۹_مصنف ابن ابى شيبة،أبو بكر بن أبى شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستى العبسى (المتوفى: 235هـ)،المحقق: كمال يوسف الحوت،مكتبة الرشد،الرياض،الطبعة الاولى: ۱۴۰۹ھ

۳۰_اسنى المطالب فى احاديث مختلفة المراتب،محمد بن محمد درويش، أبو عبد الرحمن الحوت الشافعى (المتوفى 1277 :هـ)،المحقق:مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعة الاولى ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م

۳۱_المقاصد الحسنة،شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوى (المتوفى: 902هـ)،المحقق :محمد عثمان الخشت، دارالكتاب العربى، .بيروتِالطبعة الاولى:۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵م

كتب علوم القرآن

۳۲_لباب النقول فى اسباب النزول، جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى: 911هـ)،دارالكتب العلمية،بيروت، لبنان

كتب شروح احاديث

۳۳_مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح،لأبى الحسن نور الدين على بن (سلطان) محمد، الملا الهروى القارى (المتوفى: 1014هـ)،دار الفكر، بيروت -لبنان،الطبعة:

الأولى، 1422هـ 2002 -م

٣٤ـالتيسير شرح الجامع الصغير ،لزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى: 1031هـ)، مكتبة الامام الشافعي الرياض ،الطبعة الثالثه:١٤٠٨هـ/١٩٨٨م

٣٥ـفيض القدير شرح الجامع الصغير ،لزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى: 1031هـ)،المكتبة التجارية الكبرى -مصر ،الطبعة :الأولى، 1356

كتب تاريخ و سيرت و فضائل

٣٦ـالمواهب اللدنية بالمنح المحمدية، لأبي العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري (المتوفى: 923هـ)،المكتبة التوفيقية، القاهرة -مصر

٣٧ـشرح الزرقاني على المواهب اللدنية،لأبي عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن أحمد بن شهاب الدين بن محمد الزرقاني المالكي (المتوفى: 1122هـ)،دار الكتب العلمية،الطبعة :الأولى 1417هـ/1996-م

٣٨ـنسيم الرياض في شرح الشفا للقاضي عياض ،لشهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر الخفاجي المصري الحنفي (المتوفى:1069هـ)،مركز اهلسنت بركات رضا، گجرات،هند

٣٩ـالخصائص الكبرىٰ، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911هـ)، دار الكتب العلمية،بيروت

٤٠ـقصيدة البردة و قصيدة اطيب النغم،شرف الدين محمد بن سعيد البوصيري (المتوفى: 694هـ)،مكتبة الاحباب ،دار العلوم المحمدية الغوثية،لاهور،

٨٦
٩٢

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کہ ہم مسلمان ہیں
آخرت میں جو رفعت و منزلت شان و عظمت اور سعادت و شرافت عنایت فرمائی
حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے) کے فریضہ کو ادا کرنا ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: ''تم بہتر ہو ان امتوں میں جو لوگوں میں
ایمان رکھتے ہو۔''

حدیث مبارکہ ہے کہ ''مومنوں کی مثال تو ایک جسم کی طر

الحمدللہ **تحریک فکر اسلام** نیکی کی دعوت،
ہے اور ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لیے **تحریک فکر ا**

عزائم و

(۱) مسلمانوں میں دینی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض و واجبات کا پابن
(۲) دلوں میں عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنا۔
(۳) مسلمانوں کے مابین اتفاق و اتحاد کی راہ ہموار کرنا۔
(۴) اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں، نوجوانوں، کاروبار سے
بالخصوص نوجوانوں کو دین کے قریب لانے کی کوشش کرنا۔
(۵) عام فہم زبان میں عوام الناس کے فائدے کے لیے مذہبی کتابیں شا
اشاعت کرنا۔
(۶) قرآن پاک کی تعلیم کی لیے مدرسۃ القرآن کا قیام عمل میں لانا۔
(۷) پسماندہ اور قدرتی آفات یا فسادات کے سبب شکستہ حال مسلمانو
(۸) بلڈ بنک اور ڈسپنسری کا قیام۔

تمام مسلمانانِ اسلام سے گزارش ہے کہ اس راہ میں ہمارے معاو
آخری زمانے میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا۔ (کشف
اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق کا کلام ہے۔

تحریک فکر اسلا
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد
-4145624
m@yahoo.com

ہر اِک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

ۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

جِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ں اور مصطفٰے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اس امت کو دنیا و

ی ہے اس کا ایک سبب اس امت کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر (یعنی نیکی کا

ں ظاہر ہوئی بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر

(پارہ۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

ح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔''

(صحیح البخاری جلد۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو مسلمانوں میں عام کرنے کا جذبہ رکھتی

سلام کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

مقاصد

ند بنانا۔

جڑے ہوئے، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کرنا

ائع کرنا، بالخصوص علماء حق رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب وقدیم کتابوں کی دوبارہ

ں کی مدد کرنا۔

ن بن کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

ف الخفا، 366/2 رقم الحدیث 3269)

لاہور
پاکستان

الی مسجد کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور

Cell:0321

Email:fikre_isla

طباعت: دیسمبر 1998م

٤١۔دلائل النبوۃ للبیھقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیھقی (المتوفی:458ھ)،دار الکتب العلمیۃ، بیروت،الطبعۃ الاولی:١٤٠٥ھ

٤٢۔الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی 852 :ھـ)،تحقیق:عادل أحمد عبد الموجود وعلی محمد معوض،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الاولی،:١٤١٥ھ

٤٣۔التاریخ الکبیر للبخاری،محمد بن إسماعیل بن إبراھیم بن المغیرۃ البخاری، أبو عبد اللہ (المتوفی:256ھ)،دائرۃ المعارف العثمانیۃ،حیدر آباد الدکن

کتب فقہ حنفی

٤٤۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: 587ھـ)،دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃالثانیۃ: 1406ھ/1986م

٤٥۔تیسیر التحریر،محمد أمین بن محمود البخاری المعروف بأمیر بادشاہ الحنفی (المتوفی:972ھ)،دار الفکر،بیروت

٤٦۔المختصر القدوری،ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان البغدادی القدوری(المتوفی:428ھ)، ضیاء العلوم پبلی کیشنز، راولپنڈی

متفرقات

٤٧۔میزان الشریعۃ الکبریٰ،علامہ عبد الوھاب شعرانی(المتوفی: 973ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

٤٨۔فھرست رسائل فتاوی رضویہ،ندیم احمد ندیم قادری نورانی،والضحی پبلی کیشنز،لاھور

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہ ہم مسلمان ہیں اور مصطفےٰ کریم ﷺ کی امت سے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اس امت کو دنیا و آخرت میں جو رفعت و منزلت شان و عظمت اور سعادت و شرافت عنایت فرمائی ہے اس کا ایک سبب اس امت کا امر بالمعروف و نھی عن المنکر (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے) کے فریضہ کو ادا کرنا ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: ''تم بہتر ہو ان امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئی بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ عزوجل پر ایمان رکھتے ہو۔'' (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

حدیث مبارکہ ہے کہ ''مومنوں کی مثال تو ایک جسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (صحیح البخاری جلد ۴، ص ۱۰۳، حدیث ۶۰۱۱)

الحمدللہ **تحریک فکر اسلام** نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو مسلمانوں میں عام کرنے کا جذبہ رکھتی ہے اور ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لیے **تحریک فکر اسلام** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

عزائم و مقاصد

(۱) مسلمانوں میں دینی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض و واجبات کا پابند بنانا۔
(۲) دلوں میں عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنا۔
(۳) مسلمانوں کے مابین اتفاق و اتحاد کی راہ ہموار کرنا۔
(۴) اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں، نوجوانوں، کاروبار سے جڑے ہوئے، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کرنا بالخصوص نوجوانوں کو دین کے قریب لانے کی کوشش کرنا۔
(۵) عام فہم زبان میں عوام الناس کے فائدے کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا، بالخصوص علماء حق رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب و قدیم کتابوں کی دوبارہ اشاعت کرنا۔
(۶) قرآن پاک کی تعلیم کی لیے مدرسۃ القرآن کا قیام عمل میں لانا۔
(۷) پسماندہ اور قدرتی آفات یا فسادات کے سبب شکستہ حال مسلمانوں کی مدد کرنا۔
(۸) بلڈ بنک اور ڈسپنسری کا قیام۔

تمام مسلمانانِ اسلام سے گزارش ہے کہ اس راہ میں ہمارے معاون بن کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آخری زمانے میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا۔ (کشف الخفاء، 366/2 رقم الحدیث 3269)
اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق کا کلام ہے۔

تحریک فکر اسلام پاکستان لاہور
صدیقی سٹریٹ، نورانی مسجد (بڑی والی مسجد) کھوکھر روڈ بادامی باغ لاہور
Cell:0321-4145624
Email:fikre_islam@yahoo.com